© rasailojaraid.com

شذرات

آج پنجاب اور سندھ خوفناک سیلاب کی زد میں مبتلا ہے۔ ایک طرف دونوں صوبوں کے لاکھوں افراد اور خاندان بے گھر ہوگئے ہیں اور ان کا اثاثہ اور خوراک کا ذخیرہ سیلاب کی نذر ہوگیا ہے تو دوسری طرف ان دونوں زرخیز علاقوں کی زرعی آبادی بہہ گئی ہے اور ہزاروں مویشی اور چوپایہ مال کا نقصان ہوا ہے۔ یہ ایک ایسا الم انگیز سانحہ ہے جس نے پاکستان کی معیشت کو زبردست نقصان پہنچایا ہے۔

۱۹۲۸ء کے بعد سندھ کے اندر یہ پہلا سیلاب ہے، جس سے عام تباہی پھیلی ہوئی ہے، اس سے پہلے ۱۹۴۲ء اور ۱۹۵۶ء میں بھی سندھ کے اندر سیلاب آیا تھا، لیکن وہ صرف شمالی دو ضلعوں تک محدود تھا۔ اور یہ سیلاب ایک آفتِ الٰہی بن کر آیا ہے جس سے پنجاب اور سندھ میں تباہی پھیل گئی ہے۔ سیلاب سے کئی بچاؤ بند ٹوٹ گئے اور ہزاروں انسانی بستیاں پانی میں بہہ گئیں۔

اب سیلاب کا زور ٹوٹ رہا ہے اور آہستہ آہستہ پانی کم ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن اس سیلاب نے پنجاب اور سندھ میں جو تباہی پیدا کی ہے یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا حل صرف اجتماعی طور پر ہوسکتا ہے۔ پانی کم ہونے کے بعد ہزاروں خاندانوں کو واپس ان کے گھروں میں آباد کرنا ہے، ان کے گھر از سرِ نو بنانے ہیں اور سیلاب کی وجہ سے ان کو جو پریشانی لاحق ہوئی ہے اس کو دور کرنا ہے۔ اس کے لیے مُفت امداد کے ساتھ زیع کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فصل کے لیے ان کو تقاوی قرضے کی بھی ضرورت پڑے گی تاکہ دلجمی کے ساتھ دوبارہ وہ اپنی زمینوں کو آباد کر سکیں۔ یہ اور اس قسم کے بیسیوں مسئلے ہیں جو صرف حکومت کے تعاون سے حل نہیں ہوسکتے، اس کے لیے بیرونی امداد کے ساتھ اجتماعی امداد کی ضرورت ہے۔ حکومت کے سامنے پہلے سے کئی بیرونی اور ملکی مسائل درپیش تھے، اور پھر یہ مزید ناگہانی آفت پیدا ہوگئی۔ موجودہ عوامی حکومت بے شک اپنی بساط کے موافق بڑی ہمت اور جرأت کے ساتھ سیلاب کا مقابلہ کر رہی ہے۔ صوبائی وزراء سے لے کر وزیراعظم تک سب کے سب مواقع پر موجود ہیں، سول حکام کے ساتھ فوجی نوجوانوں کا تعاون بھی حاصل ہے۔ مقامی زمیندار بھی اپنے کسانوں اور متعلقین کے ساتھ بندوں کو مضبوط کرنے اور سیلاب کے شگافوں کو بند کرنے میں مصروف ہیں، اس حالت میں بڑے شہروں میں محفوظ بسنے والوں، کارخانہ داروں اور ملک کے سرمایہ داروں کا بھی فرض ہے کہ وہ امداد کے سلسلے میں آگے بڑھیں، اپنے روزانہ مصارف میں کفایت شعاری سے کام لیں۔ اور ہم میں سے ہر ایک کو یہ محسوس کرنا ہے کہ ہمیں نہ صرف اپنے لیے بلکہ دوسرے لاکھوں عوام کے لیے بھی زندہ رہنا ہے، اور ان کی امداد ہمارا مذہبی اور قومی فریضہ ہے۔ وزیراعظم کی اپیل پر امدادی جماعتیں میدان میں آگئی ہیں لیکن اس کے لیے قوم کے ہر فرد کو آگے بڑھ کر اپنے مظلوم اور مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کے لیے اپنے آپ کو وقف کرنا ہوگا، تب ہی کچھ مفید نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔

سیلاب کی واپسی کے بعد عام طور پر وبائی امراض کے پھیلنے کا امکان ہوتا ہے۔ شکر ہے کہ ہماری عوامی حکومت حفظ ماتقدم کے طور پر جملہ احتیاطی تدابیر استعمال کر رہی ہے۔

پاک بھارت نے صلح کے محضر پر دستخط کیے ہیں اور اس کے پس منظر میں بنگلہ دیش کی رضامندی بھی معلوم ہوتی ہے۔ یہ صلح نامہ تینوں حکومتوں کے لیے پرامن حل اور بقاء باہمی کا پیش خیمہ ہے۔ اس کے ماتحت پاکستان کے نوے ہزار جنگی قیدی واپس آجائیں گے

© rasailojaraid.com